خواتین کے لیے باجماعت تراویح پڑھنے کا حکم

مفتی محمد رفیق الحسنی

خواتین کے لیے رمضان المبارک میں تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے ہر خاتون انفرادی طور پر فرض اور تراویح ادا کرے۔

☆ اگر کسی مسجد میں مرد امام کی اقتداء میں خواتین فرض اور تراویح پڑھیں تو جائز ہے اور موجودہ دور میں عورتوں کا مساجد کی جماعت میں شرکت کرنا بلاکراہت جائز ہے۔

☆ اور اگر کسی گھر میں یا ہال میں خواتین خاتون امام کی اقتداء میں جماعت کے ساتھ فرض اور تراویح پڑھیں تو فتوئی جواز کا ہے لیکن جب جماعت کرائیں تو امام صف کے اندر کھڑی ہو صف سے نکل کر آگے کھڑی نہ ہو۔

☆ چونکہ صدیوں سے موجودہ دور ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء تک حرمین طیبین مکہ اور مدینہ کی مساجد مسجد حرام اور مسجد نبوی میں لاکھوں کی تعداد میں خواتین مسافر اور مقیم فرائض اور تراویح مرد امام کی اقتداء میں ادا کرتی ہیں اور یہ حال جملہ اسلامی ریاستوں کا ہے۔

ہمارے ملک پاکستان کے بڑے بڑے شہروں کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ اور ملتان میں بھی ہزار ہا مساجد میں عورتیں سال بھر میں جمعے اور رمضان المبارک میں جمعوں کے علاوہ خصوصاً عشاء کی نماز اور تراویح مساجد میں جماعت کے ساتھ ادا کر رہی ہیں اور پندرہ بیس سال سے اب پاکستان کے بڑے شہروں میں یہ بھی ہونے لگا ہے کہ خواتین کسی ایک جگہ جمع ہو کر خاتون حافظہ قاریہ امام کی اقتداء میں رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور تراویح اور وتر ادا کر رہی ہیں۔ مساجد میں جا کر جمعہ اور دیگر نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنے کے سلسلہ میں متاخرین فقہاء کا فتوئی یہ ہے کہ مسجد میں نوجوان خواتین کو جمعہ اور دیگر نمازوں کے لیے جانا مکروہ ہے البتہ بوڑھی عورتیں مساجد میں جاسکتی ہیں۔ مساجد میں جا کر نوجوان عورتوں کی جماعت میں شرکت کی کراہت فتنہ کا خوف ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی نوجوان عورتیں جب مساجد میں جائیں گی تو فاسق لوگ ان کو چھیڑیں گے اور شہوت کی نظر سے دیکھیں گے ہوسکتا ہے اس ملاقات کی وجہ سے معاملہ مزید خراب ہونے تک پہنچ جائے اس وجہ سے نوجوان خواتین

کو مساجد میں جانا مکروہ ہے لیکن بوڑھی عورتوں کے لیے اس فتنہ کا کوئی خوف نہیں اس لیے ان کو مساجد میں جانا جائز ہے۔ خواتین کو مساجد میں جماعت میں شرکت سے منع کرنے کی وجہ فتنہ کا خوف ذکر کیا گیا ہے۔ جو کہ سابقہ ادوار میں یقیناً ہوگا۔

موجودہ دور میں اگر چہ عریانی اور فحاشی عروج پر ہے اسی طرح اسلام سے دوری اور جہالت بھی بہت زیادہ ہے، گھروں میں ٹی وی اور کمپیوٹر موجود ہیں کیبل اور انٹرنیٹ کے ذریعہ یورپی ممالک کی ننگی تہذیب اور عریاں تصاویر اور شرمناک مناظر دکھائے جارہے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ہر گھر میں ایسا ہوگیا اور انسان یورپی تہذیب کی چارسو پھیل جانے سے مجبور ہوگیا ہے۔

لیکن یہ بھی مسلمات سے ہے کہ موجودہ در میں اگر خواتین کو جمعہ اور جماعت کے لیے مساجد میں آنے کی اجازت ہو تو سابقہ ادوار کی طرح فتنوں کا اندیشہ نہیں رہا کیونکہ موجودہ دور میں فتنوں کے لیے الگ مراکز بنادیئے گئے ہیں، تفریح گاہیں اور نائٹ کلب اور ہوٹل اور پارک اور سمندروں کے ساحل پر انسانیت ننگے اور شرمناک مناظر سے بلا جھجک لطف اندوز ہورہی ہے۔ خواتین نیم عریاں لباس میں مادر علمی درسگاہوں اور اسکولوں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں سے لے کر بازاروں تک اپنے سرپرستوں کی معیت میں گھوم رہی ہیں اس پس منظر میں خواتین کو مساجد میں اب کوئی خطرہ نہیں رہا فتنہ پرور لوگ مساجد میں نہیں آتے پہلے زمانوں میں چونکہ مردوزن کے اختلاط کے لیے عام جگہیں نہیں ہوتی تھیں اس لیے فساق کی جانب سے مساجد میں اجتماع سے فتنہ کا اندیشہ ہوتا تھا نیز آج ہر مسجد کے ساتھ خواتین کی نماز کے لیے باپردہ مخصوص جگہیں بنادی گئی ہیں۔ باقاعدہ خواتین کے باپردہ باتھ روم اور وضو خانے مردوں سے الگ بنادیئے گئے ہیں لہٰذا مسجدوں میں خواتین کو مردوں کے ساتھ اختلاط کی وجہ سے فتنہ کو کوئی خوف نہیں رہا نیز خواتین کو گھر کے ماحول میں نماز فرض پڑھنا مشکل ہوتا ہے اور پھر تراویح میں تو زیادہ مشکل ہوتا ہے کیونکہ گھر میں نماز کا ماحول نہیں ہوتا بخلاف مساجد کے کیونکہ مساجد میں کثرت سے خواتین شرکت کرتی ہیں اور عبادت کرتی ہیں نیز احادیث میں خواتین کو اپنی جماعت کرانے یا مساجد میں جماعت سے شرکت سے صراحت کے ساتھ نہیں روکا گیا اور حضور ﷺ کے زمانہ میں عورتیں مساجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں اور اپنی جماعت بھی کرتی تھیں۔

اس لیے موجودہ دور میں خواتین کو مساجد کی جماعت میں شرکت یا اپنی جماعت کرانے کی

اجازت ہونی چاہیے۔اس سلسلہ میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حدیث بخاری اور مسلم شریف میں: لاَ تمنعوا اما الله مساجد الله
یعنی اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو۔

۲۔ مسلم اور بخاری شریف میں ہے: اذ استائذنت احدکم امرئته الی المسجد فلا یمنعہا
یعنی جب تمہارے ایک سے اس کی عورت مسجد جانے کے لیے اجازت طلب کرے تو وہ اس کو منع نہ کرے۔

۳۔ مسلم شریف میں ہے: ایما امرءۃ اصابت بخورا فلاتشہد معنا العشاء الآخرۃ
یعنی جو بھی عورت خوشبو استعمال کرے وہ ہمارے ساتھ عشاء میں حاضر نہ ہو۔
دس حدیث شریف میں نجور اور خوشبو سے منع کیا گیا ہے کہ ایسی حالت میں مسجد نہیں آنا چاہیے لیکن مسجد سے مطلقاً منع نہیں کیا گیا۔

۴۔ مسلم شریف میں ابن عمر سے روایت ہے: لا تمنعو النساء منّ خروج الی المساجد باللیل۔
یعنی آپ ﷺ نے فرمایا عورتوں کو رات کے وقت مساجد جانے سے منع نہ کرو
اور ایک اور روایت میں ہیب: الذنو النساء باللیل الی المساجد
یعنی عورتوں کو مساجد جانے کی اجازت دو۔ان دونوں حدیثوں میں رات کی قید کا ذکر ہے ہو سکتا ہے یہ قید احترازی ہو لیکن دیگر احادیث میں اطلاق ہے اسی طرح ان احادیث میں نوجوان عورتوں اور بوڑھی عورتوں میں تفریق کا ذکر بھی نہیں۔

۵۔ عن زینب امرءۃ عبداللہ بن مسعود قالت لنا رسول الله صل الله علیه وسلم اذا شهدت احدا کن المسجد فلا تمس طیباً (رواح مسلم)
حضرت عبداللہ ابن مسعود کی بیوی حضرت زینت سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری عورت مسجد میں حاضر ہو خوشبو نہ لگائے۔

۶۔ عن ابی هریرۃ قال انی سمعت حبی ابا القاسم صل الله علیه وسلم

یقول لا تقبل صلوٰۃ امرء تطیبت للمسجد حتیٰ تغتسل غسلها من الجنابة (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوحریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے محبوب الوالقاسم صل اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس عورت کی نماز قبول نہیں کی جاتی جو مسجد میں جانے کے لیے خوشبو لگائے حتیٰ کہ جنابت جیسا غسل نہ کرے۔

۷۔ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعوا نسائكم المساجد و بيوتهن خير لهن (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی عورتوں کو مساجد سے نہ روکو اوران کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔

۸۔ عن ابی موسیٰ قال قال رسول الله صل الله عليه وسلم كل عين زانية و ان المرئة ازا استعطرت فمرت بالمجلس فهی كذا و كذا يعنی زانية (رواہ الترمذی) بحوالہ مشکوٰۃ شریف

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے اور بے شک عورت جب عطر استعمال کرتی ہے اور مجلس سے گزرتی ہے پس وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔(اس حدیث میں مسجد کی تخصیص نہیں)

۹۔ عن بلال بن عبدالله بن عمر عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعو النساء حظوظهن من المساجد اذا استاذنكم فقال بلال والله لنمنعهن فقال له عبدالله اقول قال رسول الله صلى الله على وسلم و تقول انت لنمنهن

۱۰۔ وفی راوایة سالم عن ابيه قال فاقبل عليه عبداللهه فسبه سباً ما سمعت سبه مثلا قط وقال اخبر عن رسول الله صلى الله وسلم و تقول والله لمنعهن (رواہ مسلم)

ترجمہ حضرت بلال نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا اور کہا رسول اللہ صل اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو جب اذن چاہیں مساجد کے حظوظ سے منع نہ کرو پس بلال نے کہا ہم ضرور انہیں منع کریں گے اور دوسری روایت میں سالم اپنے والد عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بلال کی طرف متوجہ ہوا اور بلال کو ایسی گالی دی کہ میں نے ان سے ایسی گالی پہلے ہرگز نہیں سنی تھی اور فرمایا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دے رہا ہوں اور تو کہتا ہے ہم عورتوں کو (مساجد سے) ضرور منع کریں گے۔

۱۱۔ وعن مجاهد عن عبدالله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یمنعن رجل اهله ان یاتوا المساجد فقال ابن لعبدالله بن عمر فانا نمنعهن فقال عبدالله احدثك عن رسول الله صلی الله علیه وسلم و تقول هذا؟ قال فما کلمه عبدالله حتی مات (رواه احمد)

ترجمہ مجاہد نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ نے فرمایا کوئی شخص اپنے اہل کو مساجد میں آنے سے منع نہ کرے۔ پس عبداللہ بن عمر کے ایک بیٹے نے کہا بے شک ہم عورتوں کو منع کریں گے تو عبداللہ نے کہا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو یہ کہتا ہے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اس بیٹے سے فوت ہونے تک بات نہ کی۔

مذکورہ گیارہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورتیں جماعت میں شرکت کر سکتی ہیں اور کسی قسم کی کراہت نہیں البتہ خوشبو لگا کر مردوں کے کسی اجتماع سے گزرنا یا اجتماع میں جانا منع ہے اسی طرح خوشبو لگا کر مساجد کی جماعت میں شرکت کرنا بھی منع ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہے جب مردوں اور عورتوں کے لیے نماز پڑھنے کے لیے الگ الگ پورشن نہ ہوں جیسا کہ قدیم زمانے میں ہوتا تھا۔ چھوٹی چھوٹی مساجد میں عورتیں مردوں کی صفوں کے پیچھے صفیں بنا کر نماز پڑھا کرتی تھیں تو معطر خواتین کی خوشبو سے مردوں کی جانب کشش اور فتنہ کا خوف ہوتا ہے اس لیے عطر لگا کر مساجد میں عورتوں کا آنا ممنوع قرار دیا گیا۔ لیکن موجودہ دور میں بڑی بڑی مساجد موجود ہیں، عورتوں کے لیے الگ الگ پورشن باپردہ بنائے گئے ہیں اور اسپیکر ہونے کی وجہ سے امام کیا نقالات میں اشتباہ واقع نہیں ہوتا چونکہ عورتوں کیلیے نماز پڑھنے اور اقتداء کرنے کے لیے الگ جگہ ہوتی ہے تو عورتوں کی خوشبو مردوں تک نہیں پہنچتی جس سے فتنہ کا اندیشہ ہو۔ لہٰذا عدم جواز کی علت نہ ہونے کی وجہ سے عدم جواز کا حکم بھی نہیں ہوگا۔ اس لیے ہم نے کہا کہ عورتوں کا

مساجد میں جماعت خصوصاً جمعہ کی جماعت میں شرکت کرنا جائز ہے۔

اس مقام پر شرح الطیبی میں ہے (قوله فما كلمه عبدالله حتى مات)

عجكبت ممن يتسمى بالسنى واذا سمع سنة رسوله صلى الله عليه وسلم وله راى رجح رايه عليها و اى فرق بينه و بين المتدع اما سمع "لا يئومن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به " وهاهو ابن عمرو وهو من اكابر فقهاء الصحابة والمرجوع اليه بالفتيا والاجتها وكيف غضب لله ولرسوله وهجر فلذة كبده وشقيق روحه لتلك الهنة عبرة لاولى البات۔

فرماتے ہیں مجھے تعجب ہے ان لوگوں سے اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں کسی سنت کو سنتے ہیں اور ان کی اپنی کوئی رائے اور قیاس ہوتا ہے اس کو وہ سنت پر ترجیح دیتے ہیں۔(پھر اس سنی اور بدعتی کے درمیان کیا فرق ہوا کیا اس سنی نے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کوئی فرد اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش اس سنت کے تابع نہ ہو جو میں لایا ہوں۔ یہ وہ ابن عمر میں وہ فقہاء صحابہ کے اکابر سے ہیں اور فتویٰ اور اجتہاد میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا کس طرح اپنے بیٹے پر اللہ اور اس کے رسول کے لیے ناراض ہوئے اور اپنے جگر کے ٹکڑے اور روح کے شریک کو (مرنے تک) چھوڑ دیا، بیٹے کی کمزوری کی وجہ سے اہل عقل کے لیے اس میں عبرت ہے۔

ملاعلی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ اس عبارت سے طیبی نے احناف پر اعتراض کیا ہے لیکن ملاعلی قاری نے طیبی کا وہی جواب دیا جو علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں دیا۔

چونکہ احناف کے نزدیک نوجوان عورتوں کے لیے مساجد کی جماعت میں شرکت مطلقاً مکروہ تحریمی ہے اور بوڑھی عورتوں کے لیے صاحبین کے نزدیک پانچوں وقت کی جماعت میں شرکت جائز ہے اس لیے طیبی نے احناف پر طنز کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ احادیث میں نوجوان اور بوڑھی سب عورتوں کے شرکت کرنے کی اجازت ہے اور کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔

اور احناف کے نزدیک اپنے مذہب پر کوئی صحیح حدیث نہیں بلکہ فتنہ کے خوف کو علت قرار دے کر کراہت کا قول کیا ہے اس لیے مذکورہ احادیث کا وہ جواب جو احناف کی طرف سے امام ابن ہمام نے

ذکر فرمایا ہے اس سے قطعاً تشفی نہیں ہوتی۔

وہ فرماتے ہیں ان احادیث مین احناف کے نزدیک تخصیص ہے۔ فرماتے ہیں مذکورہ احادیث کا قیاس سے نسخ نہیں بلکہ احناف کے نزدیک عورتوں کے لیے منع یا تو نصوص عامہ کی وجہ سے جو فتنہ کی وجہ سے منع پر مشتمل ہیں یا پھر احادیث کا اطلاق شرط مقدر کے ساتھ مقید ہے جس طرح حکم کی انتہاء اور اختتام علت کے اختتام کی وجہ سے ہوتا ہے یہاں بھی جواز کی علت ختم ہو جانے کی وجہ سے جواز ختم ہو جائے گا جس طرح حضرت عائشہؓ عنہا فرماتی ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ امور دیکھتے جو عورتوں نے آپ کے بعد پیدا کر دیئے تو آپ ﷺ عورتوں کو مساجد سے منع کر دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا۔

اسی سلسلہ میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت ہے اے لوگو اپنی عورتوں کو مساجد میں زینت کے لباس اور خوشبو لگانے سے منع کرو بے شک بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک ان کی عورتوں نے زینت کا لباس اور خوشبو مساجد میں استعمال نہیں کی۔

یہ جواب کس حد تک اطمینان بخش ہے اس کا فیصلہ تو علماء کریں گے لیکن ہمارے دور کی عورتیں جب مساجد میں جاتی ہیں ان کا مردوں کے ساتھ اختلاط نہیں ہوتا، لباس زینت اور خوشبو لگانے سے فتنہ کا احتمال نہیں ہوتا۔ مسجد حرام میں عورتوں کے لیے الگ مخصوص جگہیں موجود ہیں اور مسجد نبوی میں بالکل علیحدہ ایک ہال عورتوں کے لیے مخصوص ہے اسی طرح مسلمان ملکوں میں ہر مسجد کے ساتھ عورتوں کی باپردہ مسجد الگ تیار کی گئی ہے جس کی وجہ سے فتنہ کا خوف نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا عورتوں کا مساجد میں پردہ کے ساتھ جماعت میں شرکت کرنا بلا کراہت جائز ہونا چاہیے۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ عورتیں کسی ہال میں یا گھر میں اپنی جماعت کرائیں خصوصاً رمضان المبارک میں جیسے آج کل ایسا ہو رہا ہے تو یہ بھی جائز ہے، زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہہ ہے اور خلاف اولیٰ ہے لیکن فرائض اور تراویح میں اگر عورتوں کی اپنی جماعت کرانے سے قرآن مجید کو یاد رکھنے کی ترغیب مقصود ہو اور ایسا کرنے سے خواتین زیادہ تعداد میں نماز پڑھتی ہیں تو کراہت تنزیہہ بھی مرتفع ہو جائے گی۔

اس مسئلہ میں احناف کے نزدیک کراہت تحریمی ہے اور دلیل یہ ہے کہ اگر امام عورت صف سے مقدم ہو تو یہ بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ اس میں تکشف ہے اور اگر امام صف کے اندر ہو تو بھی ترک تقدم

حرام ہے دونوں صورتوں میں حرام یعنی کراہت تحریمی لازم آتی ہے اس لیے عورتوں کی اپنی جماعت مکروہ تحریمی ہے۔

جب احناف پر اعتراض ہوا کہ آپ لوگوں کے نزدیک عورتوں کا عورت کی اقتداء میں نماز جنازہ اپنی جماعت کے ساتھ ادا کرنا بلا کراہت جائز ہے تو دوسری نمازوں میں بھی کراہت نہیں ہونی چاہیے تو اس کا جواب انہون نے یہ دیا کہ نماز جنازہ فرض ہے اور صف پر ترک تقدم مکروہ تو اب یا تو فعل فرض کے ساتھ مکروہ یعنی ترک تقدم کا اترکاب کیا جائے یا ترک مکروہ کی وجہ سے فرض کو بھی ترک کر دیا جائے اور نماز جنازہ نہ پڑھا جائے۔ ترک نماز جنازہ تو جائز نہیں اس لیے پہلی صورت پر عمل کرنا واجب ہے اور اگر نماز جنازہ ہر عورت الگ الگ ادا کرے تو پہلی نماز جنازہ فرض واقع ہوگی اور باقی عورتوں کی نماز جنازہ نفلی ہو جائے گی کیونکہ ایک آدمی کے نماز جنازہ پڑھنے سے فرض کفایہ ادا ہو جاتا ہے چونکہ انفرادی طور پر جنازہ پڑھنے میں ایک عورت کی نماز دوسری عورتوں کی نماز کے نفلی ہو جانے کو مستلزم ہے اس لیے اگر مرد نہ ہوں تو عورتیں نماز جنازہ کی جماعت کرائیں ان میں ایک صف کی وسط میں کھڑی ہو کر امامت کرائے اور دوسری عورتیں اقتداء کریں لیکن یومیہ نمازوں کی جماعت چونکہ سنت مئوکدہ ہے یا واجب ہے، فرض نہیں ہے اس یے کراہت تحریمی کے ارتکاب کے ساتھ جماعت کرانا مکروہ ہوگا۔ الگ الگ پڑھیں گی تو بھی ہر ایک کے فرض ادا ہوں گے کسی کے فرض ادا کرنے سے دوسروں کے فرض کا نفل ہونا لازم نہیں آتا۔

علامہ ابن ہمام ذکر کردہ دلیل پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب عورت نے پیروں سے سر تک لباس پہنا ہوتا ہے اور صرف عورتوں کی امامت کرتی ہے وہاں کوئی مرد نہیں ہوتا تو تقدم میں کشف ہی نہیں چہ جائے کہ تقدم سے کشف زائد ہو تو ابن ہمامؒ اس کا صحیح جواب دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں ترک تقدم حضرت عائشہؓ کی امامت سے ثابت ہے کہ آپ نے جب امامت فرمائی تو آپ صف کے اندر کھڑی ہوئیں جب امامت کے لیے امام کا تقدم واجب ہے اور حضرت عائشہؓ نے تقدم ترک کر دیا تو اس سے معلوم ہوا ترک تقدم کا وجوب تقدم کے وجوب سے بھی زیادہ ہے ورنہ حضرت عائشہ آگے کھڑے ہونے کو ترک نہ کرتیں۔

لیکن پھر حضرت عائشہؓ کی اسی روایت اور دیگر راوایات کی وجہ سے احناف کے مذہب پر

اعتراض ہوتا ہے کہ احناف کے نزدیک عورتوں کی اپنی جماعت مکروہ تحریمی ہے چاہے امامت کرانے والی عورت صف سے نکل کر آگے کھڑی ہو یا صف کے اندر کھڑی ہو کر امامت کرائے دونوں صورتیں مکروہ ہیں لیکن تقدم والی صورت میں کراہت زیادہ ہے اس لیے صف کے اندر کھڑے ہو کر امامت کرانے پر عمل کیا جائے جیسے حضرت عائشہؓ نے کیا تھا تو پھر حضرت عائشہؓ امامت کیوں فرماتی تھیں۔

صاحب ہدایہ نے حضرت عائشہؓ کی روایت کے متعلق فرمایا کہ یہ ابتداء اسلام کی بات ہے پھر یہ منسوخ ہو گیا۔

اس پر پھر اعتراض ہوا کہ حضرت عائشہؓ کی عمر نو سال تھی اور نو سال تک حضور علیہ السلام کے پاس رہیں جب حضرت عائشہؓ کی عمر اٹھارہ سال ہوئی تو حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ واضح ہے کہ حضرت عائشہؓ کا عورتوں کو امامت کرانا بلوغ کے بعد ہی ہوگا اور یہ تو اسلام کا اخر ہے ابتداء تو نہیں ہے۔

بعض احناف نے جواب دیا کہ صاحب ہدایہ کی اسلام کی ابتداء سے مراد نسخ سے پہلے کا وقت ہے لیکن یہ جواب صحیح نہیں ہے۔

کیونکہ مستدرک کی روایت میں ہے۔

انها كانت تؤذن وتقيم و توم النساء فتقوم وسطهن

یعنی حضرت عائشہؓ اذان دیتی تھیں اور اقامت کہتی تھیں اور عورتوں کی امامت فرماتی تھیں اور ان کی صف کے اندر کھڑی ہوتی تھیں

اور امام محمد کی کتاب الاثار میں ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ:

كانت توم النساء فى شهر رمضان فتقوم وسط

یعنی حضرت عائشہ رمضان المبارک کے مہینہ میں امامت کراتی تھیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔

اور یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ تراویح کی جماعت باقاعدگی سے حضور ﷺ کے وصال کے بعد شروع ہوئی۔

اور ابوداؤد شریف میں ام ورقہ الانصاریہ سے روایت ہے:

ان النبى صلى الله عليه وسلم لما غزا بدر اقالت له يا رسول الله ائذن

لی فی الغزاة معك امرّض مرضاكم ثم لعل الله يرزقني شهادة قال قري في بيتك فان الله يرزقك الشهادة قال فكانت تسمى الشهيدة وكانت قد قرئت القران استذنت النبي صلى الله عليه وسلم ان تتخذ في دارها موذنا يوذن لها قال وكانت دبرت غلاما لها و جارية ذقاما اليها بالليل فغماها بقطيفة لها حتى ماتت وذهبا فاصبح عمر فقام في الناس فقال في الناس فقال من عنده من هذين علم او من راها فليجئي بهاما فامر بهما فصليا فكان اول مصلوب بالمدينة

اورایک اورروایت میں ہے۔

وکان صل اللہ علیہ وسلم بزورھا یجعل لہا مؤذ نا وامرھا ان تو م اھل دارھا قال عبدالرحمان فانا رایت موذ نا ھا شیخا کبیراً

یعنی ابوداؤد شریف میں حضرت ام ورقہ انصاریہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم نے جب غزوہ بدر کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے غزوہ میں شرکت کی اجازت عنایت فرمائیں میں تمہارے مریضوں کی تیمارداری کروں گی پھر امید ہے کہ اللہ مجھے شہادت عطاء فرمائے تو حضورﷺ نے فرمایا اپنے گھر رہو اللہ تعالیٰ تجھے شہادت عطا فرمائے گا، راوی کہتا ہے کہ ام ورقہ کا نام شہیدہ پڑ گیا تھا اور ام ورقہ قرآن مجید پڑھی ہوئی تھی نبی کریمﷺ سے اس نے اجازت چاہی کہ میں اپنے گھر میں موذن رکھوں جو میرے لیے اذان دیا کرے اور ام ورقہ نے ایک غلام کو مدبر بنایا ہوا تھا اور ایک لونڈی تھی دونوں رات کو اٹھے اور ام ورقہ کو ایک موٹے کپڑے میں بند کر دیا یعنی اس کے منہ میں ٹھونس دیا حتیٰ کہ وہ مرگئی ، غلام اور جاریہ بھاگ گئے۔ حضرت عمر نے صبح لوگوں میں اعلان فرمایا کہ جس شخص وک دونوں کا علم ہو یا ان کو دیکھے تو میرے پاس لے آئے۔ (وہ مل گئے) تو حضرت عمر نے دونوں کو پھانسی دے دی، مدینہ منورہ میں سب سے پہلے مصلوب یہی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ حضورﷺ ورقہ کی ملاقات کے لیے جاتے تھے اس لیے موذن مقرر فرمایا تھا اور ام ورقہ کو گھر والوں کی امامت کرانے کا حکم دیا تھا عبدالرحمان اس حدیث کا ایک راوی کہتا ہے میں نے موذن کو دیکھا تھا وہ نہایت بوڑھا آدمی تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ عورت عورتوں کی امامت کرے اور ان کی صف

کے اندر کھڑی ہو۔

مذکورہ روایات عورتوں کی امامت کے منسوخ ہونے کی نفی کرتی ہیں۔

بعض احناف نے ان روایات کے جواب دیئے تھے جوابات نقل کرنے کے بعد علومہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ احناف کے مذہب کے لیے ضروری ہے کہ جب انہوں نے مذکورہ راوایات کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا تو ناسخ کی تعیین کریں۔ پھر فرماتے ہیں: ناسخ ابن خریمہ کی وہ روایت ہی ہوسکتی ہے جس میں حضورﷺ نے فرمایا عورت کی نماز کمرہ میں ادارکرنا حجرے میں ادا کرنے سے زیادہ افضل ہے اور کمرہ میں نماز ادا کرنے سے مخدع یعنی کونہ میں ادا کرنا افضل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عورت کی اللہ کے نزدیک محبوب ترین نماز وہ ہے جو اس کے تاریک کمرہ کی تنگ جگہ میں اور ایک اور روایت میں ہے کہ عورت اپنے رب کے قریب ترین اس وقت ہوتی ہے جب کمرہ کی گہرائی میں ہوتی ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا مخدع اور قعر اور تاریک ترین جگہوں میں عورت کی نماز افضل ہے اور ان جگہوں میں جماعت کی گنجائش نہیں ہوتی لہذا عورتوں کی جماعت کی روایات اور احادیث منسوخ ہیں۔

علامہ ابن ھماما اس استدلال پر اعتراض کرتے ہیں فرمایا:

ولا یخفی ما فیہ و بتقدیر التسلیم فانما یفید نسخ السنیة وھو لا یستلزم ثبوت کراھت التحریم فی العقل بل التنزیھہ و مرجعھا خلاف الاولیٰ ولا علینا ان تذھب الی ذالك فان المقصود اتباع الحق حیث کان

یعنی اس استدلال کی کمزوری مخفی نہیں ہے یعنی ابن خزیمہ کی حدیث کو ناسخ تسلیم کرنا کمزور استدلال ہے اور بر تقدیم تسلیم ان حدیثوں سے عورتوں کی جماعت کا سنت ہونا منسوخ ہے۔ اور اس سے فعل میں کراہت تحریمی لازم نہیں آتی بلکہ تنزیہہ لازم آتی ہے اور جس کا مال خلاف اولیٰ ہے اور ہمارے اوپر واجب نہیں کہ ہم مکروہ تحریمی قول کریں کیونکہ مقصود حق کی اتباع ہے جہاں بھی ہو۔

زیر بحث دو مسئلوں میں ہم نے طوالت سے کام اس لیے لیا کہ ہمارے مؤقف کی صحت ثابت ہو جائے۔ پہلا مسئلہ یہ کہ عورتوں کو اپنی جماعت کرانا بلا کراہت تحریمی جائز ہے جب عورتیں جماعت کرائیں تو امامت کرانے والی عورت صف کے اندر کھڑی ہو کر امامت کرائے۔ اس طرح جماعت کے

متعلق ابن ھمام کی تحقیق یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ خلاف اولی اور اس میں کراہت تنزیہہ ہے لہذا تراوح میں بھی عورتیں اپنی جماعت کرا سکتی ہیں خصوصاً جب جماعت کی وجہ سے عورتوں کے زیادہ شریک ہونے کی امید ہو اور قرآن پاک کے یاد رکھنا اور یاد کرنا مقصود ہو۔

لیکن امامت کرانے والی عورت اسپیکر استعمال نہ کرے اور قرآن مجید کی تلاوت ایسی جگہ کرے جس جگہ غیر محرم مرد نہ سن سکیں کیونکہ غناء اور ترنم کے ساتھ یعنی تلاوت لجہ اور لے میں عورت کی آواز غیر محرم کے لیے عورت ہوتی ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ عورتیں موجودہ دور میں مساجد میں جمعوں کی جماعت میں بلا کراہت تحریمی شرکت کرسکتی ہیں، نوجوان اور بوڑھی سب عورتوں کے لیے یہی حکم ہے۔ البتہ اپنی مستقل طور پر فرض نمازوں کی جماعت الگ قائم نہیں کرسکتیں۔

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی درج ذیل کتب و رسائل

ہمارے ہاں دستیاب ہیں۔

۱. تاریخ نفاذ حدود ۲. کاغذی کرنسی کی شرعی حیثیت ☆ چند جدید معاملات کی شرعی حیثیت

۳. کریڈٹ کارڈ (تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت) ۴. کلوننگ (تعارف، امکانات، خدشات، شرعی نقطہ نظر) ۵. امام وخطیب کی شرعی ومعاشرتی حیثیت

۶. مختصر نصاب سیرت ۷. مختصر نصاب فقہ ۸ مختصر نصاب قرآن

۹۔ مختصر نصاب حدیث ۱۰. انڈیکس شرح صحیح مسلم ۱۱. روزہ رکھیے مگر!

۱۲۔ قربانی کیسے کریں ۱۳۔ آسان ومختصر دعائیں ۱۴۔ لوگ کیا کہیں گے؟

۱۵۔ کڑوی روٹی ۱۶۔ منتخب مباحث علوم القرآن ۱۷. پندرھویں صدی کا مجدد کون؟

۱۸۔ شیئرز کے کاروبار کی شرعی حیثیت ۱۹۔ رطب ویابس (مجموعہ مضامین)

۲۰۔ بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی کی شرعی حیثیت ۲۱ مفتی کون؟ فتوی کس سے لیں؟

علاوہ ازیں دیگر علمی و درسی کتب دستیاب ھیں

مکتبہ فیض القرآن قاسم سنٹر اردو بازار کراچی ۔ فون 2217776